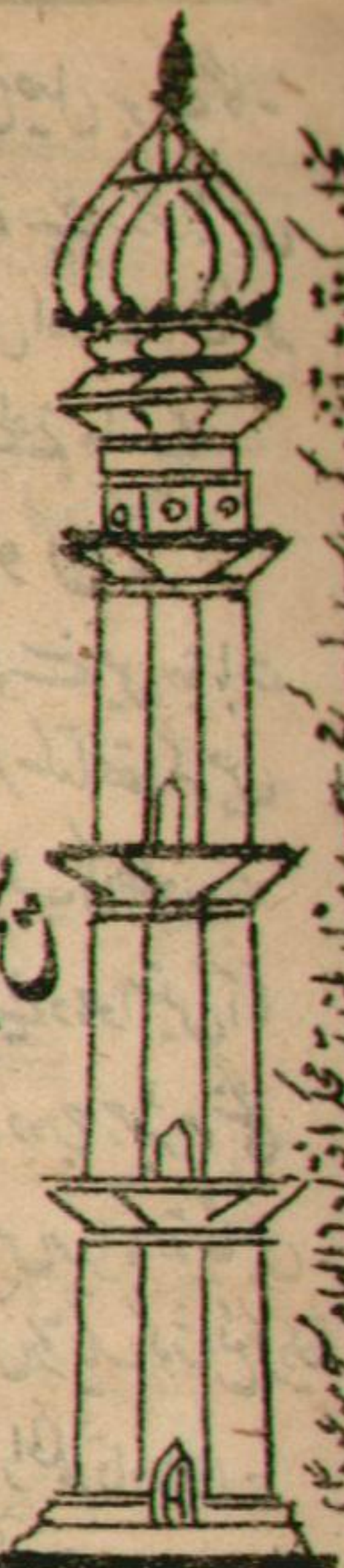


۱۰۷



بجرام کو وقت کو نزدیک رسید با سحر و جادو و سحر و جادو و سحر و جادو

پیشوا دست بخت میں نور قضا
شہزادہ کرامت کا حامی و مددگار
شیخ یعقوب علی شاہ صاحب
محمد علی جناح

Digitized by Khilafat Library

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۹ء | نمبر ۲۱

الحکم کا سالانہ نمبر

احمدی جماعت کے سونے والے سال

سالانہ نمبر کم از کم دسہزار اشاعت ہو

اس سال الحکم کا وہ نمبر جو مئی کے مہینے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار کے طور پر شائع کیا جاتا ہے شائع نہیں ہو سکا۔ میں نے اعلان کیا تھا کہ سالانہ طلبہ پراسے قائم مقام ایک نمبر شائع کیا جاوے۔

اس وقت اس نمبر کے متعلق کوئی تعمیل کرنا قبل از وقت ہے البتہ اگر یہ نمبر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے شائع ہوگا

توانشاء اللہ یہ ایک

قابل قدر تحفہ ہوگا۔

جو احباب اپنے دوستوں کو دے سکیں گے اور تبلیغ کے لیے بھی ایک مفید ذریعہ ہوگا۔

اس نمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور سلسلہ کی عظمت و افہام کے مختلف شعبوں پر قابل اور سلسلہ کے عظیم الشان بزرگوں کے مضامین ہوں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی ساتھ آپ کے خلیفہ اول و خلیفہ ثانی کے دینے کا ارادہ ہے لیکن اس نمبر کی جہاں تک اس بات کا تعلق ہے وہ باتوں پر موقوف ہو۔

اول۔ اس کی تعداد دس ہزار ہو

دو۔ اہل قلم بزرگ اس کے لیے مضامین لکھیں۔

میں غیر قوموں کے اخبارات کے خاص نمبروں کی عیت کے اعداد و یکھ ایک حق پرست قوم اور سلسلہ کے مخلصین پاک جذبات کی توہین نہیں کرنی چاہتا۔ اس کے یہ سنی ہو گئے۔ کہ غیرت و احساس اشاعت دین کے لیے پیدا کرنے کے لیے جذبات آفریں امور کی ضرورت ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عمدہ کر چکی ہو اور جس کے اخلاص و ایشا نے عالم میں تبلیغ کے ذرائع پیدا کر لیے ہوں۔ اس کو اتنا ہی کم دنیا کافی ہے کہ تبلیغی سلسلہ کے لیے یہ کام کیا جاتا ہے۔ کرو میں چاہتا ہوں کہ یہ نمبر کم از کم دس ہزار اشاعت ہو ایسے میں صرف سٹو آدمیوں کو پکارتا ہوں۔ انہیں سے ہر ایک سٹو سو کا پیسہ دس ہزار کی تعداد مطلوبہ ہو پوری کر دے انشاء اللہ یہ نمبر کم و بیش سو صفحوں کا ہو گا۔ کاغذ نہایت عمدہ لگا یا جائیگا اگر دس ہزار کی تعداد پوری نہ ہوئی تو شاید اسے شائع نہ کر سکوں گا۔ یہ اب جماعت کا کام ہے کہ وہ اسکی اشاعت یا عدم اشاعت کے سوال کو سوچے اسکا فیصلہ جلد ہو جانا چاہیے۔ تاکہ کام سر نہ روکے ہو سکے۔

سلسلہ کی انجمنوں کی تعداد بھی تین سو کے قریب ہے اگر ہر ایک انجمن ۵۰ کاپیاں اور سٹاٹوڈ لے تو پندرہ ہزار شائع ہو سکتا ہے۔ مگر میں بھی کچھ نہیں کہتا واقعات اسکا جواب دینگے۔ اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ قیمت کیا ہوگی؟ ایک کاپی کی موجودہ حالت میں جبکہ سامان طباعت میں بہت مشکلات اور کاغذ گراں ہے۔ ایک کاپی پر ۵ روپے کے قریب لاگت آئیگی اور محصول ڈاک وغیرہ ملا کر لارنی کاپی کی قیمت ہو سکے گی۔ کچھ شک نہیں کہ ایک کاپی کے خریدار کیلئے تو یہ بات بڑی نہیں۔ مگر جو شخص ایک سٹو کاپی خرید لیگا اس کے لیے ایک بڑی رقم دینی پڑے گی۔ مگر یہ بات ایک مخلص مسلم کے حوصلہ و رجول اشاعت و تبلیغ کیلئے سچ ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ اسکا حجم جلد سے سٹو کے ۶۰ کا کر دیا جائے اور اس صورت میں

۴ قیمت ہو سکے گی ہر حال یہ سوال بعد میں فیصلہ ہو سکے گا۔ فی الحال پہلا امر یہ ہے کہ دس ہزار کے لیے درخواستیں ہوں اور میں اس کے لیے جماعت کو ہم نفس اور اشاعت سلسلہ کے لیے دردمند دل اور خاص کھنے والے

سٹو بزرگوں کو پکارتا ہوں!

اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو میری آواز کو سننے میں جذبات آفریں الفاظ میں اس تحریک کو پیش کر سکتا تھا مگر میں نہایت سیدھے سادے الفاظ میں اسے مطلب کی ضرورت سمجھی ہے۔ فی الحال سو سو چوں کے لیے درخواستیں آنا چاہئیں۔ دس بیس کی درخواستیں بھی درج رہیں ہونگی لیکن ادلا سٹو بزرگ اچھے اور اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں میں اپنے معاصرین سے متمس ہوں کہ اس تحریک کو شائع کر دیں خاکسار یعقوب علی راب احمدی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان۔

وہ پرچہ کیا ہو گا؟

الحکم وہ پرچہ کیا ہو گا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے ہکو اس نمبر میں مضمون لکھنے کے لیے اطلاعیں مل چکی ہیں۔

(۱) مخدوم مکرم حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔

(۲) عالیجناب مولانا مولوی شبیر علی صاحب بی۔ اے۔

(۳) عالیجناب سید محمد اسحق صاحب مولوی فاضل

(۴) عالیجناب مولوی ابوالہاشم صاحب ایم۔ اے۔ آف بنگال

(۵) عالیجناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

فاضل عربی و ناظر امور عامہ

اور بڑے اعلیٰ درجے کے صاحب القلم اصحاب کے مضامین

کی بھی امید کی جاتی ہے۔ جیسے جیسے ان کے مضامین

یا خطوط موصول ہوتے جائیں گے ہم اعلان کرتے

جائیں گے والسلام

محمد احمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ وَفَصَّلٌ عَلٰی رَسُوْلِ الْکَرِیْمِ مسلمان صراطِ مستقیم کی تلاش میں

Digitized by Khilafat Library

غلط راستہ پر۔

ترجمہ نرسی کعبہ اسی عربی کیں کہ تویریستی ترکستان

یورپ کے محاربہ عظیم کے انجام لے مسلمانوں کو جس قدر ذلت میں پھینک دیا ہو اسکے تصور سے بھی بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہو۔ صلح کی کانفرنس میں ترکی کی تقسیم کے سوال نے اسلامی ہند کو متحرک کر دیا ہے۔ وہ خلافت قسطنطنیہ کے اقتدار و وقار کو قائم رکھنے کے لیے اپنی زبان و قلم سے پورا زور لگا رہے ہیں۔ ایسے وقت میں انھیں انکی مجوزہ سکیم اور تجاویز کو غیر مفید کہنے کا حوصلہ کرنے والا ہر قسم کی ملامتوں کا ہدف ہو گا۔ لیکن یہ امر اسلامی غیرت اور جرات کے سراسر منافی ہے۔ کہ انھیں ان کی غلطی سے واقف نہ کیا جائے۔ ایسے میں بلا خوف و ہمت لایم محض اسلامی درد دل سے ایک آواز اٹھاتا ہو بہت ممکن ہے کہ یہ اسلامی فضائیں گونج کر رہ جاو۔ اور

صدابہ صحرائے ثابت ہو۔

لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ آخر یہ صدابے باز گشت ثابت ہوگی۔ اس میں کبھی کوئی کلام نہیں کہ ترکی حیثیت ایک اسلامی حکومت ہونے کے اسلام کی پولٹیکل اہمیت اور شوکت کا ذریعہ ہو اور اسکے تجزیہ یا زوال کا تصور بھی ایک مسلمان کو بیقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور مسلمان ہند کا یہ مطالبہ کہ اسکا تجزیہ نہ کیا جائے انھیں جذبات کا اظہار ہے۔ جو ان کے دلوں میں موجزن ہیں

۱۵۹
گرمیں اوسے اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کر دینگا۔ کہ یہ گد اگری کی خلافت انکی قوت و شوکت میں کیا اضافہ کرے گی۔ خلیفہ بنانا خدا تعالیٰ کا اپنا فضل ہے انسانی طاقتوں اور منصوبوں سے خلافت حقہ راشدہ نہیں معلوم ہو سکتی۔ اور نہ اس میں وہ برکات اور فیوض پیدا ہو سکتے ہیں جو خلافت راشدہ کا خاصہ ہیں۔ مسلمانوں کی یہ پہلی غلطی ہے کہ وہ ترکی کے تجزیہ کے سوال کو خلافت کے رنگ میں پیش کر کے کمزور کر رہے ہیں۔ ایسے کہ برطانی مدبر اور صلح کے نایندے اس بات سے ناواقف نہیں کہ تمام فرقوں کے مسلمان خلافت عثمانیہ کے متعلق اتفاق نہیں رکھتے۔ لیکن اس جرات کو پیش کرتے ہیں خلافت کمیٹی کے علم بردار اور اس طرح کے پیدا کرنے والے لوگوں میں جو شامل ہیں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ مسلمانوں کو اس قسم کی چالیں سکھا کر کامیاب ہونگے یا اسلام کو بدنام کرینگے۔

حضرت مولانا عبدالباری صناورنگی محلی توجہ میں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ خود ان کے گھر میں علماء فرنگی محل سب کے سب اس مسئلہ پر متفق نہیں پھر ایک مختلف فہم امر کو اپنے حقوق کے مطالبہ مبنی قرار دینا کہاں تک درست ہے بہتر تھا کہ وہ اس حقیقت کو صحیح طور پر پیش کرتے میری دلی آرزو ہے کہ مسلمان اپنی اس متاع گم گشتہ کو پالیں۔ لیکن اگر وہ اسکو حاصل بھی کر لیں اسکے حصول کے لیے جس قربانی کو انہوں نے جائز رکھا ہے وہ ترکی کی حکومت سے بہت بڑھ کر ہے۔

نور ایمان اور صداقت کی بلند پروازی نے مسلمانوں کو خاک سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیا اور انھیں دنیا کے حکمران کر دیا تھا مگر آج ہم حکومت کیلئے اپنے عقائد کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ خدا کے لیے بتاؤ کہ یہ راہ ترکستانی ہے؟ یا راہ حرم۔

غور کرو۔ اور خدا سے حقانیت چاہو۔ +
من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خود از ہر اس روز است اگر دانا زہوشیارے

نظ

بندھامد الفت ہر اپنا خدا سے

تو بولینگے ہم اب بت بیوفا سے

خدا کے سوا ہے اگر عشق حبا ئز

تو ہو عشق کرنا حبیب خدا سے

کہ جس نے ہدایت کا رستہ دکھایا

بچایا ضلالت کی ہر ایک بلا سے

کیا بھوکو سرشار عشق خدا میں

پلائے ہیں توحید کے توحہ کے کا سے

کہا عشق مولا میں پاؤں تلی

بچو بت کے تم ظلم و جور و جفا سے

کر د خانہ دل کی مشعل کو روشن

کہ رحمت نظر آئے تمکو خدا سے

کبھی آنکھ اندھی نہ ہو گی تمھاری

کر د آنکھ روشن جو نور خدا سے

اُسی کی محبت میں سرشار ہو کر

بچو گے زمانہ کی ہر ایک بلا سے

یقیناً ملے گا تمھیں دل کا مقصد

اگر تم بچو گے گناہ سے خطا سے

پڑھو جوش و اخلاص سے تم نمازیں

نہ مطلب رکھو کچھ ذرا بھی ریا سے

مراجان دل ہے فدا اسیہ شرف

ملا بھوکو مقصد اُسی رہنما سے

خاکسار محمد علی خاں اشرف عفا اللہ عنہ

کیا ہم اپنے عقائد کو ظاہر کیے بغیر اپنے مطالبات کیلئے قوت
نہیں رکھتے؟ اور ہمارے دلائل کمزور ہو جاتے ہیں؟
اسلام کی ترقی اور عروج کے اسباب میں جو بات سب سے اول
تھی وہ اسلامی روح اور ہماری علمی قوت تھی۔ ہم خدا کے
کلمے اور خدا ہمارا تھا۔ ہمارے کانوں ہی میں نہیں بلکہ سینوں
میں اور خون کے ساتھ ساتھ یہ الہی ارشاد گردش کر رہا تھا
اَنْتُمْ اِلٰہُکُمْ اَنْتُمْ اِلٰہُکُمْ اَنْتُمْ اِلٰہُکُمْ

اور آج وہی صدا آ رہی ہو لا تھنوں ولا تخرنوا۔

اَنْتُمْ اِلٰہُکُمْ اَنْتُمْ اِلٰہُکُمْ اَنْتُمْ اِلٰہُکُمْ

اگر تم سو من ہو تو کامیابی تمھاری غلام اور فتح و نصرت تمھاری

ہم کا ہے۔ لیکن اگر خدا کی جناب میں تمھارے اعمال نچوڑ

اور تمھارے حرکات مردو ہو چکے ہیں تو تمھاری لیاقت

ادویہ اعلیٰ اور بلند پروازیاں

مذہبی حرکات سے کم نہیں

دیکھو۔ اور یاد رکھو کامیابی کی روح اس حقیقت کے اندر

جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں پیدا ہوئی تھی۔

جب تک اس روح کو تم پیدا نہیں کرتے تم مردہ ہو۔ اور

مردوں سے زندوں کی اعمال کی توقع کرنا حماقت ہے

تمام تحریکوں کو چھوڑ دو۔ اس وقت ایک اور صرف ایک

ہی تحریک کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں دینی اور عملی روح

پیدا ہو۔ وہ دنیا میں اسلام کی علمی فتوحات کے علم بردار

ہو کر نکلیں۔ اور مغربی قوموں کو نیاز مندی کے ساتھ حلقہ

اسلام میں آنے کے لیے پکاریں اس عمل کے لیے کسی ایجنسی

کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ضرورت ہے اخلاص کی۔ ضرورت ہے

صداقت پسندی کی۔ ضرورت ہے ایثار اور جفا کشی کی پورے

امریکے میں صداقت کے جذبے کا رُخ دو اور انھیں حقیقت

اسلام سے آگاہ کرو۔ اس سے بڑھ کر کوئی فتح نہیں۔

اس سے بڑھ کر کوئی حکومت نہیں اور خدا کے لیے اس پر

خلافتِ مسیح

Digitized by Khilafat Library

ایڈیٹر احکم کا ایک لطیف مضمون

گزشتہ سے جو کچھ

جنگ تیرے متعلق کافروں نے منصوبہ کیا کہ تجھے قید کر دیں
یا وطن سے نکال دیں یا ہلاک ہی کر دیں۔ وہ تیرے قتل
کے لیے منصوبہ باز یاں اور جان نذر کوشش کر رہے تھے
اور ہم تیرے بچاؤ کی ترکیب کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ
کی تدبیر خیر و برکت سے بھری ہوئی ہیں۔ یعنی آخر میں
ہمیں جیت گئے تیرا بال بیکا نہ ہوا۔

(۱۵) یہ گھڑی کیسی سخت اور قیامت خیز تھی۔ مشہور ضرب المثل ہے
”دوست مصیبت کے رقت پہچانا جاتا ہے“ کیا اس سے زیادہ
پر آشوب طوفان ممکن ہو سکتا ہے۔ ساری قوم سارے ملک میں ایک
زہر پھیل گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لیوا دے۔ آپ کا
سر لائے پر بیش قرار انعام مقرر ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں جو
شخص آپ کی رفاقت کے لیے منتخب کیا جاتا ہے اسکی شجاعت بہت
اسکے ایشار اور قربانی پر غور کرو۔ یہ وقت ہے جس کے لیے کہا جاتا ہے کہ

تاریکی میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انسان سے
مگر یہ عالی حوصلہ انسان۔ صطقت اور ماستی کا شاہنشاہ اٹھ کھڑا
ہوتا ہے اپنے نطلمو محبوب و آقا سید ولی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ چلنے کو آگے بڑھتا ہے اور اس طرح پر قیامت تک سچے محبوں
عاشقوں۔ مریدوں اور اصحاب امت کے لیے پکار موند ٹھہرتا ہے
یہ کون ہے یہ وہی ہے جو آج صدیق اکبر کے نام سے
پکارا جاتا ہے۔

سوچو! کیا اس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ السلام جانورالی
مولت اور غلامی افات کرنے والی حالت کی طرف جارہے تھے؟
صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سید الاولین والاخرین کے خلاف ہے

صدیقی ایمان اور صدیقی شجاعت حضرت صدیق اکبر
کے امتحان کا دوسرا وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے جوہر ایمان کے

پر کھنے کا وہ کچا دینے والا وقت ہے۔ جب ناحق فتناس
قوم نے اس کامل و کریم انسان سید المرسل حضرت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت آخری کوشش کی کہ آپ کو قتل کر کے آسے دن
کا جھگڑا فیصل کر دیا جاوے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن
شریف میں اس طرح سے فرمایا ہے۔ اذ یسکروںک الذین
کفرؤا لیقتلؤک اویقتلؤک اویخرجؤک
اویکربؤن ویکربؤ اللہ واللہ خیر الماکربین

(سورۃ النفال رکوع ۳)

اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے
فرمایا ہے جہاں سے یہ رکوع شروع ہوتا ہے یا ایہا الذین آمنوا
انکم کنتم تقویٰ اللہ یعنی اگر تم تقویٰ اللہ اختیار کرو گے تو
متمین فرقان یعنی اعدائے ملت پر نمایاں فتح عنایت کریں گے
تمہاری کمزوریوں کی پردہ پوشی ہی نہ ہوگی بلکہ سیات کی طاقتوں
ہی کو سلب کر لیں گے۔ کفار کے مکائد سے تمہیں بچائیں گے۔ نہ
صرف یہ بلکہ بڑے بڑے فضل ہوں گے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ
ذوالفضل العظیم ہے۔ یہ ایک اصول بتایا اعدائے ملت
پر نمایاں فتح حاصل کرنے کا۔ اور کامیابی کا۔ اور وہ گڑ کیا ہے
تقویٰ اللہ۔ یہ اصول محض ایک خیالی بات ہو جاتی۔ اگر اسکا
کلمہ ثبت نہ ہوتا۔ اس سے بڑے کے انتہیات کے لیے سید المتقین
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقف کو پیش کیا ہے کہ۔

اور جان بچانے کی بھی کوئی سبیل نہیں چہ جائیکہ اسیدوں کے لیے کوئی منتظر ہو۔ اللہ! اللہ! ایسے نازک ترین وقت پر کیسی خوشی سے اپنے آقا و محبوب کا ساتھ دیتے ہیں۔ بال بچوں کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کرتے۔ کوئی بد رتہ تک ساتھ نہیں اپنے ہادی اور مولیٰ کے ساتھ چل کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں دکھاؤ۔ ہم چیلنج کر سکتے ہیں تمام مذاہب و دلوں کو جو اسلام سے تعلق نہیں رکھتے۔ وہ اپنے ہادیوں کے صحابہ اور دوستوں میں ایسے شخص کی نظیر دکھائیں۔

(۱۳) مسیح کے حواریوں

سے مہتا ہلہ

انکار کیا لغو! اللہ لعنت بھیجی

یہودا اسکر پٹی نے پکڑ لیا۔ اصحاب یسوی نے بھی کسب فاذہب انت دلب فقاتلا وھنھا قاعدون۔

حبطرح حضرت بنی کریم سید الاولین والآخرین تھے اور ہیں اسی طرح کل انبیاء علیہم السلام کے صحابہ پر حضرت صدیق اکبر کو اس خصوص میں تفصیل ہے قیامت تک اس کی نظیر اب پیدا نہیں ہو سکتی۔ صدیق اکبر نے نہ صرف اپنی قربانی کی بلکہ اپنے اہل و عیال اہوال و الماک سب کو اسی فیصل سے قربان کر دیا۔ اور آخری نتائج سے جو ظاہر ہو ثابت کر دیا کہ صدیق اکبر ایسے مخلص دوست اور جان نثار تھے کہ دنیا کی تاریخ اس نظیر سے عاجز ہے اور سب عجیب بات یہ کہ خدا کی وحی نے اس واقعہ کو نصرت دین اور حمایت نبی الامین کا سبق سکھنے والوں کے لیے نمونہ ٹھہرایا۔ چنانچہ فرمایا

اَلَا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذَا خَرَجَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلَیْكَ الْثَلٰثِيْنَ اِذَا هُمْ فِي الْغَارِ اِذْ
يَقُوْلُ لِيْصَاحِبِمْ اَلَا تَحْزَنُ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَیْہِمْ وَاَنۡزَلَ مَجۡدُوۡدًا لَّمۡ تَرَوْہَا
وَجَعَلَ کَلِمَۃً الَّذِیۡنَ کَفَرُوْا اِلَیَّہِ السَّفٰلٰۃَ وَ کَلِمَۃً اِلَیَّہِ
ہِیَ الْعُلَیَۃَ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (سورہ التہ)

یعنی اگر تم نصرت اسکو نہ دو گے (تو کچھ پرواہ نہیں خدا اسکا ناصر ہے) لاریب اللہ تعالیٰ نے اسکی نصرت فرمائی دیکھو جبکہ کفار نے اسکو کمزور نکال دیا۔ اور وہ دو میں کا دوسرا تھا۔ جبکہ غارتوں میں تھے اور وہ اپنے رفیق سے کہہ رہا تھا کہ حزین و غمگین نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

یہ آیت مدینہ شریف میں اُتری ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخالفوں نے بڑے بڑے منصوبے کیے اور ستواتر فوج کشی کر کے چاہا کہ اسلام کو نیت و نابود کر دیں۔ شام کے رؤسا نے قیصر روم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھا لانا چاہا ایسی حالت میں بعض کچے اور منافق مقابلہ کرنے سے پیچھے ہٹے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نصرت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور وہ نصرت کس شکل میں جلوہ گر ہوئی صدیق کی رفاقت اور قربانی کی صورت میں۔

سوچنے والے دل کو لیکر غور کرو کہ اس ساعت عشر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے لیے کسی کو منتخب کیا؟ ایسے نازک وقت میں پورے وفادار اور صادق و جاں نثار کے سوا کوئی اور منتخب ہو سکتا ہے۔ پس واقعہ ہجرت جہاں حضرت صدیق اکبر کے اخلاص و وفا اور ایمان داری غیرت اور شجاعت کا ثبوت ہے۔ ساتھ ہی ان تمام الزامات کو تار تار کر دیتا ہے جو ناحق شناس چشم بصیرت سے محروم انسان آپ پر لگاتا ہے۔

(۱۴) ان اللہ معنا

ایک قابل غور امر یہ ہے کہ اسم اللہ پر بحث قرآن شریف میں نبوت و رسالت کے ساتھ ایسے موقعوں پر استعمال ہوا ہے جبکہ تو میں رسول رسالت کے مٹانے کے لیے جوش مارتی ہیں اور الوہیت اپنے بلا شرکت استحقاق کے نظام کے قیام کے لیے رسالت کی نصرت ضروری سمجھتی ہے۔

اسوقت اللہ تعالیٰ اپنے ذاتی نام اللہ کو جمیع صفت کا ملکہ استعمال کرتا ہے اس سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ گو بڑے بڑے منصوبے اور رکائد ہوں گے وہ پاش پاش کر دیے جائیں گے۔ بعض اوقات اور صفات کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے صفت رب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ابدی اور غیر فانی تھی۔ آپ کے بعد کوئی شریعت کوئی ہدایت انیوالی نہ تھی۔ اس لیے آپ کی تائید اور

نصرۃ کی شان مبارک کے اظہار کے لیے اسم اللہ کا اظہار کیا گیا۔
(۱۸) موسیٰ اور ثعلیٰ موسیٰ ان مجاہد بی سیہ ہندوستان
کا مقابلہ اس پہلو سے ان اللہ معاً۔ رب
اشعر لی صد سہی

یہاں فرمایا اللہ نشر لک صد وٹ۔ ان اللہ معاً
کہہ کر اللہ تعالیٰ کی محبت کا صدیق کے ساتھ ہونے کا ثبوت دیا۔
خدا کی محبت کن کے ساتھ ہوتی ہے؟ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ
مع الذین اتقوا والذین هم محسنون ایکار
مقام پر وان اللہ مع المحسنین۔ واعلموا ان اللہ
مع المتقین۔

حضرت صدیق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے متقی اور
محسن ہونے کی دلیل ہے پر متقی کو جو انعامات ملتے ہیں وہ قرآن مجید
میں بتفصیل بیان ہوئے ہیں۔ اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لکھنا بہت
طویل ہو جائیگا تو میں اس کی تفصیل کرتا مگر ایک کلمے بغیر نہیں رہتا
متقی خدا کا محبوب ہوتا ہے ان اللہ محب المتقین اور خدا
کا محبوب ہو نیکی کے لیے قرآن مجید نے ایک خاص ارشاد فرمایا ہے۔
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ
جس جس قدر انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرے گا۔
اسی قدر وہ خدا تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔

اب صدیقی مقام پر غور کرو

وہ متقی ہی نہیں محسن بھی ہے۔ اور محسنی کے کیا معنی ہیں؟
بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرٌ
عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
اور خدا تعالیٰ کی یہ وحی لا تحزن ان اللہ معاً۔ آپ کے کامل
مسلم اور محسن ہونے کی دلیل ہے۔

(۱۹) بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرٌ
اور رفاقت کو قرآن کریم میں اپنی
نصرت سے تعبیر فرمایا میں اس مقام پر

اس صداقت کے اظہار سے رک نہیں سکتا کہ یہ آیت ان اللہ
معاً جہاں حضرت صدیق اکبر کی عظمت اور واجب الاحترام
شخصیت کا اظہار کرتی ہے۔ معاً وہ خدا تعالیٰ کی ہستی۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت پر ایک ایسی دلیل ہے
کہ ایک دہرہ ایک میٹر میٹ بھی انکار نہیں کر سکتا۔

یہ سورت برأت (توبہ) کی آیت ہے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا مقام قابل غور ہے۔ ایک وقت تھا کہ اعلیٰ کلمۃ اللہ کی خاطر مکہ
میں ناگفتی مصائب اور دکھ اٹھاتے ہیں۔

(نگی زندگی کی حالت)

اور آج وہ وقت ہے کہ ایک مقتدر بادشاہ بیکانہ با اختیار مالک کے طرح
حکم دیتے ہیں کہ وہ سرزمین جھوٹے دھڑی داران۔ نابالغ رغبوں
بخس فسقوں اور اُن کے احنام و اذنان کی جس سے پاک کیجاؤ۔
الخطف وہ آپ کی زندگی ہے۔ دوسری طرف مدنی لائف کا یہ
فوق العادۃ کامیاب باب ہے۔ ان دونوں کے مقابلہ سے صاف
کھل جائیگا کہ اس ساری کارروائی میں اس غیب الغیب عزیز و حکیم
ہستی کا ہاتھ ہے۔ سورۃ برأت (توبہ) پر شجاعت تبلیغ کا اظہار کرتی ہے
جو خدا کے کلام کے بغیر انسانی دماغ کا نتیجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ غرض
واقعات قرآن مجید کی صداقت پر زبردست گواہ ہیں۔

(۲۰) صدیقی قوت کی آزمائش کا
تیسرا اور نہایت نازک وقت
یہاں میں نے جو
واقعات بیان
کیے ہیں۔ یہ بجائے

خود اس قدر اہم اور عظیم الشان ہیں کہ اگر حضرت صدیق اکبر کی تائید
میں کوئی ایک شک بات پیش نہ کی جاوے۔ تو کوئی نہیں جانتا ان کے مقابلہ میں
کوئی امر پیش کر سکے لیکن صدیقی فطرت کا عالی میان ناقص نہیں لگا۔
اگر میں اس واقعہ کو بیان نہ کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی زندگی میں سید المرسلین کا وجود ایک سپر اور بیش قیمت
انعام تھا۔ خدا تعالیٰ کی وحی کا وہ مہبط اور تائید عطا معاد یہ کا مظهر
تھا۔ لیکن آپ کی وفات کے ساتھ ہی وہ قدر عظیم عرب میں پیدا

ہو جس کی غلطی دنیا کی کسی تاریخ میں کسی نبی کی وفات کے ساتھ پائی نہیں جاتی۔

عرب کی تمام تاریخوں کو پڑھ جاؤ۔ مقتل ابن اثیر۔ ابن خلدون۔ طبری۔ کو پڑھ کر دیکھو۔ سب متفق اللفظ ہو کر کہتی ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل عرب مرتد ہو گئے۔ اتنا بڑا ہنگامہ ہوا کہ اسکی تفصیل بجائے خود ایک مستقل مضمون ہو۔ مختصر یہ کہ مختلف قبیلے اور مختلف گروہ زکوٰۃ کے تارک ہو گئے۔ چھوٹے مدعیان نبوت نے الگ شورش پیدا کی۔ ضرر رسیدہ اقوام جدا موقع کی منتظر تھیں اہل کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مقابلہ نہیں کر سکے۔ وہ الگ سوج دھنے۔ غرض نہایت پر آشوب اور خطرناک

وقت تھا۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ ایسے خطرناک اور جان جو کھلو کے وقت میں کس نے اسلام کو زندہ کیا؟ اس آدم ثانی کا نام لو جس نے تہجد انگیز استقامت سے اس بارگراں و ہایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک مشن کو ختم ہونے سے بچالیا۔ جسکو ۲۳ سال تک سرد عالم نے اپنی پاک جماعت کو لیکر سر نہ کیا تھا۔ اور جسکی آبپاشی کے لیے نہایت قیمتی جالو کا فون بہا دیا گیا تھا؟ میں نہیں کہتا کہ کہ اپنے قلوب کو ٹوٹو اور نام لو۔ کہ اس عظیم الشان انسان کو ایسے وقت میں ابر فیض کی طرح اٹھا اور اسلام کی مرجھائی ہوئی کھیتی پر برس گیا۔ یہ کون تھا؟ پھر اپنے قلوب کے سوال کرو۔ تاریخ کے اوراق پٹ کر دیکھو۔ تو نہایت جلی حروف میں۔ ہاں سنہری حروف میں لکھا ہوا نظر آئے گا

اسلام کا آدم ثانی حضرت یق اکبر رضی اللہ عنہ

اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و علی خلفاء محمد و بارک وسلم
(باقی انشاء اللہ تعالیٰ پھر کہی)

Digitized by Khilafat Library

قادیان

ساری دنیا سے اس جگہ خط و کتابت ہو رہی ہے۔ ہر شان کے لوگ موجود ہیں۔ علماء۔ گز جوئیٹ۔ فنی عہدہ دار۔ وکیل تاجر۔ رئیس غرض قادیان نے اپنے اندر تمام چیزوں کو جمع کیا ہے۔ یہ سب کی سب مسیح موعود کی قوت قدسیہ۔ روحانی کشش و جذبہ کھینچ رہا ہے لاڈلی ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مسیح موعود کا عظیم الشان الہام یا توفیق من کل جہ عقیق۔ یا قوت من کل جہ عقیق۔ لوگوں کے قلوب پر حکمرانی کر رہا ہے۔ ان کو ان کے گھروں سے نکال کال کر رہا ہے اور ایک جگہ کے اشتہار بڑے زور شور سے شروع ہیں۔ (۲) ایک وفد لاہور میں تبلیغی سلسلے کے لیے روانہ کیا گیا ہے (۳) درس میں احمدیہ کی فتنہ زدہ روں پر۔ غرضی صحت مباحثہ کا بیخود ہے۔ ہماری طرف سے حکیم محمد سید جہا چودھری بڑے زور سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں شرار و فحش قادیان سے علماء و دانشوروں کے ڈاکے کی تحقیقات ہو رہی ہیں ہماری طرف سے مفتی فضل الرحمن صاحب اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔

ان ایام میں قادیان کے اندر ایک عجیب سماں ہے قادیان کی ہر ہر شا انسان کو مسیح موعود پر ایمان میں بڑھاتی ہے + چھوٹی سی بستی ہے جو کسی زمانہ میں بالکل گننام بستی تھی۔ آج دنیا کے تمام کونوں میں شہرت حاصل کر چکی ہے۔ قادیان ایسی مقدس زمین ہے کہ اسکو دیکھنے اور اس سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے دنیا کے ہر کونے سے ان جمع ہو گئے ہیں۔ آج اس چھوٹی سی بستی میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مثلاً پنجابی۔ اردو۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ پشتو۔ ملائی۔ میل۔ کرپولی۔ کناری۔ افریقی۔ مالاباری۔ نیگہ۔ اڑیہ۔ ہر ملک کے آدمی اس جگہ جمع ہیں۔ مثلاً پنجابی۔ ہندوستانی۔ افغانی۔ الابیاری۔ ماریشیسی۔ سینیالی۔ نائیجریائی۔ عربی۔ بنگالی۔ امیر سے لیکر غریب تک ہر طبقہ کے لوگ موجود ہیں + تعلیم کے لیے بڑے بڑے انتظام ہیں

اے میرے سائے علی

Digitized by Khilafat Library

از جناب مولانا مولوی ابوالحسن محفوظ الحق صاحب علی

میں تیری تعریف کس موند سے کروں - تیری مدحت کس طرح
 لکھوں - انبیاء بھی جس کام کو پورا کرنے سے عاجزی کا اظہار
 کریں - اولیا بھی جہاں حیرت میں پڑیں - میں ضعیف و ناتوان
 کس کھیت کی مولی ہوں - جو تیری حمد کا حق کسوں - تیری
 حمد پوری نہ کر سکتے باعث اور حمد کی اہمیت و عظمت کے سبب
 خوشی اور بے زبانی میرے لیے مناسب حال تھی - لیکن کیا کروں
 جان کی تڑپنے دل کے جذبہ نے مجبور کیا کہ تیرے ہر احسان کو
 مد نظر رکھ کر سر نہ ہٹاؤں تم کے عمن کروں ۵

اے خدا قربان احسانت شوم

اے میرے سائے علی

اے میرے سولہ کے پیارے خدائی کے تاجدار آقا - مدینے کو
 چاند نمبوں کے نبی آقا - محمد رسول خدا کی روحی میں تیرا ادنیٰ
 اور کمترین غلام ہوں تیری عالی بارگاہ سے نسبت تمام کمالات
 کا کمال اور ساری عزتوں کی عزت ہو جو تیرا خادم - اور غلام
 ہو وہ میرا آقا ہو - جو تیرا مخالف وہ میرا دشمن ہو - میں تیرے
 دروازے کے ایک ایک سنگت سے متنبہ کرتا ہوں کہ یہی کتابوں ۵

گر بر سر چشم من بزمین

نارت بکشم کہ نازین

وہ جو تیرے دروازے کی طرف نہیں جھکتا - میں اسکی حالت پر
 افسوس کرتا ہوں اور تیری نعمت گاتے ہوئے کہتا ہوں ۵

محمد عربی بر سر دوسراست

کسی کو خاک پریش نیست خدایا بر سر او

اے میرے سولے - میں تیرے اس جلوے کے قربان جو
 کہ میں ہوں - اُس کی بجلی کے واری جو مدینہ میں ہوئی میں

اُس پر خدا قادیان میں چمکا وہ جس نے کہا ۵
 منم سیح زمان و منم کلیم خدا
 منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد -

وہ جس نے فرمایا ۵

انبیا کرچہ بود اندیشے + من بہ عرفاں نہ کرتی رکنے
 وارث مصطفیٰ شوم یقین + شدہ رنگیں بزرگ یا حسین
 آن یقینی کہ بود عیسیٰ را + بر کھائے کہ شد برد الفتا
 و آن یقین کلیم بر تورات + و آن یقینہائے سید السادات
 کم نیم زان ہمہ برو یقین + ہر کہ گوید دروغ بہت نہیں
 لیک آئینہ ام زرب غنی + از پے صورت مرہ مدنی

وہ جس نے دعویٰ کیا ۵

احمد اندر جان احمد شد پدید

اسم میں گروید اسم آں وحید

میرے آقا - شکر اور ہزار شکر کہ اس احمدی تجلی نے
 مجھے نوازا - میں دور تھا مجھے پاس بلایا - غیر تھا
 مجھے اپنا بنایا - غافل تھا ہوشیار کیا - مردہ تھا
 زندہ کیا - قربان قربان اے میرے پیارے امام
 مددی قربان - اے میرے پیارے سچا قربان
 اے ابن رسول اللہ قربان - اے سلطان احمد مختار
 قربان - تو ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا -

مگر نہیں! ہمارے دلوں میں جلوہ افروز ہے - نہیں!
 نہیں!! بلکہ ہماری آنکھوں میں پھر رہا ہے - ہماری

پتلیوں میں گھر کئے ہوئے ہے - تو ہمارے ساتھ
 موجود ہے - ہم ایاز ہیں تو محمود ہے - محمود محمود
 سیدنا محمود نے دنیا کی بھی زمانہ کچھا - بہت سے ملک کی بھی
 مختلف لوگ دیکھے - عالم فاضل دیکھے - بڑا بڑا مدعی
 دیکھے - مگر ہم سچ سچ کہتے ہیں ۵

آفاقا گردیدہ ام ہر تباں و زدیدہ ام

بسیار خواہاں دیا ام لیکن تو میرے دیکری

سفر نامہ سید زین العابدین علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library

گذشتہ سہ ہفتے

والوں کی اپنی ظاہری حرکت اور اندرونی جمود کے مابین تھا۔ اور جو حالت ایک شالیتہ مذہب شریف انسان کی سانسوں اور چوڑوں اور چاروں کے درمیان بدبختی سے کچھ دیر رہنے سے ہوتی ہو وہی ہماری تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ ہمارے شعوری تاثر کا ایک حصہ تو ان کے شور و غل میں خور و برد ہو جاتا تھا بغیر مبالغہ ہمیں تو اپنے آپ کا بھی شکل شعور تھا۔ اس قدر اور ایسا اچانک انقلاب ہماری ساری کائنات پر طاری ہو گیا تھا۔ کہ آئینے خیال میں بھی مشکل ہی آسکتا ہے۔ اور اگر میں نے کچھ سخت لفظ استعمال کیے ہیں تو وہ میرے اس تاثر کا کچھ بقیہ باقی ہیں۔

وہ وہ خود مکان اپنی ذات میں سجدہ گاہ ہونے کے لحاظ سے مقدس ہیں۔

ازہر سے ہم ایسی بے خودی کی حالت میں بے نکل آئے پاؤں۔ دبلے کان چپ چاپ جامع ازہر کے دوسرے دروازے سے نہ معلوم کیسے باہر نکل آئے۔ اور روشن اور تازہ ہوا کچھ ہوش آیا کہ ہم کہاں تھے اور کہاں ہیں۔ گویا ہمیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اُنھوں نے ہمیں شور اور داد دینا ڈال کر باہر نکال دیا ہے۔

ایک دو منٹ تک ہم بالکل خاموشی کا عالم طاری رہا۔ اور ایک دوسرے کو خالی نظروں سے دیکھتے رہے۔ گویا کہ ہم سخت عہد مہینہ مایوس مسکین کی طرح زبان حال سے یہ کہہ رہے تھے۔

مجھے تو فی الواقع شک ہو گیا کہ یہ وہ جامع ازہر نہیں جس کا نام نامی شکریم دور دراز ملک سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے آئے۔ بلکہ ہم کہیں غلطی یا شامت اعمال سے کسی اور مکان یا شہر میں آ گئے ہیں۔ میں نے تو متنا بھی کر فی شروع کر دی کہ اللہ کرے ہم ہی غلطی خور وہ ثابت ہوں۔

کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک ایسے ترقی یافتہ شہر میں ایک حصہ گوشہ الیا بھی ہو جو ایک ہزار برس تک برابر اپنی ایک ہی حالت پر ایسا ڈٹ کر جاکھڑا اپنے محور پر حرکت کر رہا ہو کہ باوجود اس کے اسکے ارگرد ہزار ہا انقلابات ہوتے چلے جا رہے ہیں تاہم اس پر ذرا بھی اثر نہیں۔

غالباً آپ کو میرے اس آخر کے جملے میں ایک اجتماع مندرین نظر آتا ہوگا۔ ڈٹ کر جاکھڑا ہونا اور پھر حرکت بھی کرنا۔ !!

صرف میری زبان میں ہی یہ لفظی تضاد و اختلاف نہیں بلکہ جمیع ازہر کے زور شور۔ جمہوریتے جماعتیں انسانوں کی ظاہری حرکت اور باطنی جمود کے درمیان بھی ہے۔ اور اگر میں عبارت نویسی کی زد سے قابل مواخذہ ہوں تو یہ جامع ازہر کی شامت سے نہ یہ کہ میرے اداسے بیان کے کسی نقص کی وجہ سے میرے احباب! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو نسبت اس ازہر کی ارد گرد نوآبادی کی ظاہری حالت اور اس جامع کے اندرونی پراسے نہانے کے ڈرامے میں تھا۔ وہی نسبت ہمیں ہی ان پڑھنے پڑھانے

کہ "اب بچھتا ہے سے کیا ہوت جب چڑیاں
چگ گئیں کھیت"

اور حقیقت چڑیوں کے شور سے کہیں بڑھکر
وہاں شور اور جھجھلاہٹ تھی

جوں جوں مجھے اپنی سرگزشت اور ماجرے کا
خیال آتا تھا۔ توں توں میرا رنگ اور تیور بدلتے
جاتے تھے۔ یہاں تک باختہ حواس پھر کہیں ٹھکا
آکر گم شدہ قوت نطق جو دفعتاً واپس ہوئی
تو میں نے از ہر شریف کو بے تک سنانا
شروع کر دیا۔ اسپر شیخ صاحب نے بے ساختہ
بے اختیار قہقہہ مارا۔ اور پھر مجھے صبر و شکر کا دغا
کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اسکا موقع ہی کیا تھا۔ ایسے
وقت میں کہ جب انسان آپسے باہر ہو دغا و نصیحت
اسپر بہت کم اثر کرتی ہے خیر ہم دونوں اپنا مونہ لے
آہستہ آہستہ ہوٹل کی طرف واپس چلے۔ اور ہمیں
نہیں خبر کہ ہم کس گلی میں داخل ہوئے کس گلی سے
نکلے۔ دیر کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ ہم راستہ بھول گئے
ہیں آخر پوچھتے پوچھتے سیدھے راستہ پر آ ہی پہنچے۔
شہر کی سیر گونا گوں نظاروں سے اور دلفریب

منظروں سے بہرے ہوئے شہر کو دیکھ کر طبیعت
میں آئی کہ آؤ کھوڑا سیر ہی کر لیں۔ ایک دوکان
سے دوسری دوکان میں جاتے اور اسکی عجیب عجیب
نمائشوں کو باہر ہی سے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے
اور تعجب کرتے۔ دل میں آتا کہ ذرا اندر چلکر دیکھیں
لیکن ابھی دروازے میں جھانکتے ہی تھے کہ دل
پر رعب ہو کر وہاں جاتا تھا ذرا ابھی جرات نہ پڑتی کہ
آگے قدم اٹھائیں یہیرے اور الماس اور جواہرات
کی دوکان پر سے اتفاقاً جو گزر ہوا۔ تو اندر کی چمک
دک سے آنکھیں چونڈھیا جاتی تھیں۔ ہم باہر سے

مونہ اوٹھا سے حیران رہ جاتے تھے۔ کہ یہ مکان کے
اندر سے تارے کہاں سے جگمگا رہے ہیں۔ اگرچہ
بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ چیت سے بجلی کے تھکے ہوئے
رنگارنگ کے لمپ ان گونا گوں جواہرات پر مختلف رنگوں
میں اپنا انعکاس ڈال رہے تھے۔

اسوقت تو ہم بدھوں کی طرح ایک دوکان سے
دوسری دوکان دوسری سے تیسری پر جاتے اور
حیرت زدہ آنکھوں سے ہر نئی چیز کو دیکھتے اور خاک
سمجھ نہ آتی ہو کر کیا ہو۔

اسوقت جو کلمہ انتقاد یا استغمان یا استغراب
اپنے مونہ سے نکالتے تھے وہ ان سادہ لوح جاٹوں
کی آپس کی بول چال سے کچھ کم نہ تھا۔ جو کہ پہلی مرتبہ
ایک نئے خوبصورت شہر میں داخل ہوئے ہوں۔
جہاں قسم قسم کی کلمیں۔ ریل گاڑیاں۔ بجھکیں۔

موٹر کار سائیکل اور ہزار ہا دوسری چیزیں ہوں
جبکہ آنکھوں نے عمر بھر نہ دیکھا نہ سنا ہو۔ آخر ایسا
ہی مارے مارے پھرتے پھرتے جوبھوک لگی
مصری کھانا تو ایک کھانے کی دوکان پر آئے
جہاں مصری موٹے موٹے

فول باقلا (مٹر اور لوہیا کے قسم کی ایک ال ہوتی ہے)
زیتون کے تیل کے ساتھ کھانی پڑی۔ مجھے تو تو آگئی
اور میرے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ اسلئے میں
سیدھا ہوٹل جا کر لیٹر پر لیٹ گیا۔ جو جوں پیٹ میں
درد زیادہ ہوتا تھا۔ توں توں اندر ہر کے ساتھ فول کے
دوکاندار کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ خیر اس
پیٹ کے درد اور اس نئی یونیورسٹی کے دکھ میں
ہائے ہائے کر کے مجھے نیند آگئی اور صبح تک بڑے
آرام سے سویا۔ اور مجھے خبر نہیں کہ شیخ صاحب نے باقی ماندہ
دن اور رات کیسے گزاری۔ (باقی دلد)

سکر وارید کا چوتھا حصہ عالیہ خاتون

ایڈیٹر محکمہ سکر سائل سمندر لکھا ہوا قبضہ

سکر وارید کے چوتھے حصے کا نام عالیہ خاتون رکھا گیا ہے۔ اسکے تعلیم لسواں کے خاص پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے یورپین فیشن کے دلدادہ مسلمانوں کے طریق معاشرت و تمدن کی حقیقت آشکارا کر کے محض اس لیے کوشش کی گئی ہے کہ انھیں سلاخی شعار سے واقفیت اور ڈومسٹک لائف کی ان برکات واقف کیا جائے۔ جو اسلام نے عطا کی ہیں۔ یہ

فرضی قصہ نہیں

بلکہ واقعات کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔ اور نسوانی زندگی کے معیار کو بلند کرنے کی خاطر لکھا گیا ہے۔ ایک ہزار درخواستوں کے آنے پر شائع کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ سکر وارید کی قطع کتھو صفحوں پر ہوگا

قیمت ۶ روپے

سکر واری صابان تو کریں

سکر واری صابان۔ مہربانی کر کے بہت جلد جلد پر آنیوالے مہمانوں کی فہرستیں تیار کر کے مجھے اطلاع دیں کیونکہ مہمانوں کا اندازہ لگا کر مکانوں کا انتظام کرنا پڑتا ہے بہت سے سکر واری صاحبان قطعاً اس امر کی پرواہ نہیں کرتے ہیں اور قادیان پہنچ کر یہے مکانوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جبکہ یہ بھر بھر سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے سکر واری صاحبان

اصلی میرا اور میرے کارسہ اور ست جیت

میرے کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلیفہ اول نے کی۔ اور سکر کی ترکیب انھوں نے ہی تھالی ہو اور فرمایا ہے۔ براۓ امراض چشم بسیار مفید است۔ میرے کی قیمت فی تولہ ستر روپے فی تولہ دو روپے دعا ست سلاجیت فی تولہ پندرہ۔ مقوی اعضا کے رئیسہ۔ مشتی طحام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و دق شجوبیت قائل کرم شکم۔ مفت سنگ گردہ اور درد مفاصل کیلئے مفید ہے۔

المشہد احمد نور کا ملی

تاجرقادیان دارالامان ضلع گورداسپور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں!

ان کی قدر کرو۔ اور اگر ان کے متعلق کچھ شکایت ہو تو تو اسکے علاج میں میں سستی نہ کرو خاکسار کو امراض چشم کے سعالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے مرض کی تشخیص کے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے۔ اسکے بعد مناسب ادویجاتی ہے۔ اور آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ ناخن۔ موتیا۔ بند۔ پر وال۔ پھولا۔ جالا۔ لکڑے۔ ضعف بصارت۔ خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شاکایات کے لیے خاکسار کی مفصلہ یاد دہانی بفضل خدا نہایت مفید ہوئے ہیں جو بذریعہ دی پڑ بھی جاتی ہیں۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خدا و کتابت طے فرمائیں۔

گورداسپور فیتولہ عمارت سرمد زنگاری (از مولانا مولوی گوئی افغ ضعف بصارت) حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ خارش چشم کا بخن عمارت طبیب ہی فیتولہ عمارت سرمد زنگاری عمارت سرمد وارید عمارت

المشہد حکیم محمد اسماعیل گورداسپور ضلع گورداسپور پنجاب

پوری نیکالیف کا احساس کرنا بہت جلد اطلاع دینا ضروری ہے۔ تمام اطلاعیں نام نہاد